

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ہمارا پیغام ہے!

بیان: شیخ ابود جاندہ الباشا حفظہ اللہ



الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

بعد ازاں:

یہ معاملہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے کہ کس طرح مسلم ممالک پر ملت کفر اور مرتدین کے گروہ ہر چہار جانب سے جمع ہو رہے اور ان مسلم آبادیوں پر ظلم و جبر کر رہے اور انہیں سوء عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زمین میں فساد پھیلا رہے اور اللہ کے بندوں کو دین میں آزار ہے، حرمتوں کو پامال کر رہے اور مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے، اور دیارِ مسلمین میں ان کے رہنے والوں کے خلاف وہ جرائم سرزد کر رہے ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا اور قلم بھی ان کو بیان کرنے سے عاجز ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی امت کے مقدر میں مجاہدین کو لکھ دیا، جو کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، جو کہ امت کی بیماری کا علم بھی رکھتے ہیں اور اس کی دوا کو بھی جانتے ہیں، اور وہ اس چیز کا اور اک بہت اچھی طرح رکھتے ہیں کہ ان تلخ حالات سے جس سے امت دوچار ہے باہر نکلنے کا سبب صرف اللہ اور دین کی طرف رجوع ہے، اور اس کی طرف پہنچنے کا راستہ سوائے دعوت اور جہاد کے کوئی دوسرا نہیں ہے۔ پس انہوں نے امت کے دشمنوں کو پچھاڑا اور اس امت کا دفاع کیا اور اپنی طرف سے مزید اس کا دفاع میں لگ گئے اور اس کی نصرت ایسے وقت میں کی جب اس امت کی مدد کرنے والے بھی قلیل تھے اور ایک کثیر تعداد ان کی مخالفت کر رہی تھی، انہیں دھوکہ دے رہی تھی اور انہیں اس رستے سے روکنے کی بھرپور کوشش بھی کر رہی تھی، اور یہ معاملہ اسی طریقہ پر گامزن تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك]

“میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہو گا جو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا رہے گا جو بھی انہیں چھوڑے گا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آجائے گا اور وہ لوگ اس پر قائم ہوں گے”

ان دو تشدد گردو گروہوں سے محتاط اور خبردار رہیے جو افراط اور تفریط میں پڑ چکے ہیں، اس سے قبل بھی ہمیں ان چیزوں میں آزما یا جا چکا ہے، جب لوگ امت مسلمہ کو اس شرکیہ جمہوریت کی طرف لے گئے اور دین و شریعت کے اصولوں پر سمجھوتا کیا، اور وہ ابھی تک مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اگرچہ اس پر بہت تلخ اور ناکام تجربے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر وہ بندگانِ خدا کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے، تو انہیں ضرور ربِّ رحمان کی شریعت اور توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے، اور وہ اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتے، بالکل اسی طرح جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی عبادات میں کسی کو شریک نہیں کرتے ہیں۔ پس یہ رحمان بعض مسلم ممالک کے لیے تباہی کا سامان لا یا اور ایک ایسا ہتھیار بن گیا

ہے جس کے ذریعے مخلص ابنائے امت کو دبا یا جانے لگا جو کہ شریعت کی حاکمیت قائم کرنے کی سعی کر رہے، جس طرح کہ ہم آج غرہ، تیونس اور دوسرے مسلم ممالک میں دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح اس امت کو اہل غلو اور اہل جہل اور اہل افراط نے بھی آزمائش میں مبتلا کیا، پس انہوں نے اللہ کی بندوں کی تکفیر کی، موحدین کو قتل کیا، جہاد کو فساد میں بدلا، مجاہدین کے پیغام کو مسخ کیا، اپنے سیدھے رستے کو الجھا دیا، اور ہم اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ اے اللہ! آپ گواہ ہو جائیں ہم ان دونوں مناج سے برات کا اظہار کرتے ہیں اور ان دونوں کے ہی رستوں سے لا تعلق ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ان دونوں فریقین کے لیے ہم آپ سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں۔

اے ہماری امتِ مسلمہ،

تمہارے بیٹوں کی طرف سے یہی ہمارا پیغام ہے، جس کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی اور لوگوں کی حوصلہ شکنی کی گئی۔ ہم اس پیغام کو آپ کے سامنے صاف اور واضح انداز میں پیش کر رہے ہیں جو ار جاء کے نقص اور غلو کے فساد سے پاک ہو۔ پس اے بہترین امت جو انسانیت کی طرف بھیجی گئی ہو، ہر جگہ اپنے ان مجاہد بیٹوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس کے بعد میں اپنا پیغام دیارِ اسلام میں موجود امت کے مجاہد بھائیوں کی طرف بھیجتا ہوں جو کہ ہمیں اس اہم مرحلے میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سازشوں سے گزرتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی بد قسمتی سے اسے کچھ لوگوں کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے سہارا دیا گیا، جنہوں نے اس فتنہ کی چنگاری کو بھڑکایا اور صفوں میں تفریق پیدا کی اور مجاہدین کے درمیان قتال کو سرگرم کیا، اس معاملہ میں اب سب کچھ ہی ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ بھی مخفی نہیں رہا ہے، اور ہم اللہ تعالیٰ سے مدد کے طلبگار ہیں۔

اے مجاہد بھائیو!

آپ کو اس قوم کی سب سے عظیم امانت سپرد کی گئی ہے اور آپ اس بہترین امت جو انسانیت کے لیے بھیجی گئی ہے کے دفاع کا حصار ہو۔ آپ ادھر دیکھتے ہیں کہ ہم شام میں کس طرح کے مصائب سے دوچار ہوئے ہیں جس میں اختلاف، قتال اور بعض کی بعض پر تکفیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے حالات میں سنت رہی ہے کہ اس سے شکست کا خوف پیدا ہوتا ہے اور طاقت بکھر جاتی ہے، اور یہ چیز اس بات کو مزید واجب کرتی ہے کہ آپ اس شکاف کو بھریں جس سے جہاد کو نقصان پہنچا ہے، اور امت کے مستقبل پر چوٹ پڑی ہے، میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس خرابی کی اصلاح کی کوشش کریں، اور مجاہدین کو واپس وحدت اور اتحاد کی طرف لانے کی سعی کریں، اور ہر قسم کے بگاڑ اور انحراف کو پسپا کریں، اور ہر قسم کی مکروہ تدبیر کا رد کریں جو اختلاف اور فرقہ کو ہوا دے۔

اے میرے بھائیو جو میدانِ کارزار میں موجود ہو!

میں خصوصی طور پر اہل علم، اہل تجربہ اور جو آپ میں موجود اختصاصی علم میں مہارت رکھنے والے ہیں، جنہوں نے دیکھ ہی لیا ہے کہ کس طرح جہاد انحراف کا شکار ہو رہا ہے اور کس طریقہ سے اس جہاد کے ثمرات کو کھو یا جا رہا ہے، اور کیسے بغیر کردار والے لوگ مجاہدین کی صفوں میں سرایت کر رہے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی رہنمائی ناکامی اور زوال پر کردی جائے، ان کو تمام دوسرے احباب سمیت دعوت دیتا ہوں کہ وہ جہاد کے معاملہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس کے تدارک کی کوشش کریں اور امتِ مسلمہ اور مجاہدین پر درست رستے کو واضح کر دیں اور تمام متنازع مسائل میں حق کو ظاہر کر دیں، اور یہ ایک ایسی امانت ہے جس کے بارے میں سب سے سوال کیا جائے گا۔ اور یہ بات جان لو میرے بھائیو کہ آپ کے خراسان میں مجاہدین بھائی، باذن اللہ، کفار اور اعدائے دین کے حلق کا کاغذ بنے رہیں گے، اور وہ اللہ کی مدد و نصرت سے اپنے دین پر ثابت قدم ہیں۔ وہ نہ ہی تبدیل ہوئے ہیں اور نہ ہی پلٹ گئے ہیں واللہ الحمد؛ وہ صبر کر رہے ہیں اور ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ، حالات کی تنگی، آزمائشوں کی شدت، افتراء، طعن و تشنیع، غلط بیانی اور جھوٹ پر مبنی ظلم، ان کے حوصلہ کو کمزور نہیں کر رہا ہے، وہ جانتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس رستے میں سبک میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ باذن اللہ، وہ یہ بات بھی جانتے ہیں کہ آزمائشوں کا بڑھنا فتح کی قربت، نجات، تمکین پر ایک دلیل ہے۔

اور اب میں اپنا کلام اور نصیحت ارض شام میں موجود بھائیوں کی طرف کرتا ہوں، جنہیں القابات اور عنوانات کے ذریعے دھوکہ دیا گیا، اور وہ نصیحت یہ ہے کہ وہ اپنے عقل و شعور کو استعمال کریں، بصیرت سے کام لیں، اور تمام امور کا انصاف اور غیر جانبدار طریقہ سے موازنہ کریں، اور خود کو تعصب اور ہوائے نفس سے بچائیں، کیونکہ یہ کسی بھی شخص کی دنیا اور آخرت کی بربادی کا سامان ہے۔ بے شک یہ تو ایک ہی نفس ہے، جس کے علاوہ آپ کے پاس دوسرا کوئی نفس موجود نہیں ہے۔ اس سفینہ جہاد کو بچاؤ، اور اس چیز کا ادراک اس رستے سے انحراف اور اہل ہواء کے طریقہ پر پہنچنے سے قبل ہی کر لو۔ اس فتنہ کی آگ کو بجھانے کی سعی کرو اور مجاہدین کے آپس کے تعلقات کو بحال کرنے کی کوشش کرو اور میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں کہ آپ شیطان کو اپنے اور مجاہدین بھائیوں کے درمیان نا اتفاقی پیدا کرنے سے دور رکھیں، خونِ مسلم کے بارے میں احتیاط آپ پر لازم ہے اور مجاہدین کے ساتھ قتال یہ شکست ہے، قوت و طاقت کے دنیا میں ٹوٹنے کا سبب اور آخرت میں عذاب اور خسارے کا سودا ہے۔ میں آپ کو، خود کو عالم باور کروانے والے جہلاء کی پیروی پر شدید تنبیہ کرتا ہوں۔ یہ لوگ بالکل ایسے ہی ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور کثرت سے گمراہ بھی کرتے ہیں“

پس اہل علم سے ہی سوال کرنا چاہیے۔ اہل تجربہ اور اہل بصیرت کے اقوال سے خود کو روشناس کروائیں، اور نہ ہی کسی بھی قسم کے عنوانات، القابات اور نام تمہیں گمراہ کر پائیں، یہ تو ایسی خوش فہمیاں ہیں جو گمراہ کرتی ہیں اور یہ ایک ایسا سراپ ہے جس کے سبب تم تباہ کر دیے جاؤ گے، یہ امت میں فرقے کا سبب بنے گا جس میں تمہارا حصہ شامل ہو جائے گا اور تم بھی ان لوگوں میں شمار ہونے لگ جاؤ گے جو مجاہدین کی صفوں میں تفریق پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

اے میرے بھائیو!

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ شریعت پر عمل پیرا ہوں اور خود کو خواہشاتِ نفس سے دور کر لیں اور آپ پر علمائے صادقین کی پیروی لازم ہے۔ ان کے بلند مرتبہ سے واقف ہو جائیں، اور ان ہی سے ان مسائل کے بارے میں پوچھیں جس کا علم آپ نہیں رکھتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ جو علم میں راسخ علماء کی مخالفت کرے اور اعلیٰ درجہ کے جہلاء یا خود کو عالم باور کروانے والوں کی پیروی کرے، تو وہ عظیم خطرے اور واضح گمراہی میں پڑ جائے گا۔

اے میرے بھائیو!

یہ بھی جان لو کہ حق، لوگوں (عام و خواص) میں فرق نہیں کرتا ہے اور اہل حق کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہوائے نفس ہے اور سوائے فرقہ اور اختلاف کے ان کی گردنیں کوئی بھی چیز نہیں توڑ سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو نہ ہی تبدیل ہوتی ہے اور نہ بدلتی ہے۔

اس کے بعد میں علمائے صادقین کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان تصورات کی درستی کے لیے اپنے فرض کی ادائیگی کریں لیکن اس دفعہ یہ معاملہ عام مسلمانوں کے درمیان بیان کرنے کے لیے فقط نہیں ہے، بلکہ ہمارے مجاہد بھائیوں کے درمیان اس کو بیان کیا جانا چاہیے تاکہ ہوائے نفس کہیں دین اور منہج نہ بن جائے، اور انحراف اور غلو کہیں استقامت اور ثابت قدمی نہ قرار پائیں، دین کے اصولوں میں تفریط کہیں حکمت اور راست بازی نہ بن جائے، اور جہاد کی راہ کہیں شدت پسند جہلاء کی موجودگی اور علم اور اہل علم کی غیر موجودگی کے سبب انحراف کے رستے پر گامزن نہ ہو جائے، اور حالیہ ہی جو چیز سب سے زیادہ عام ہوئی ہے وہ مجہول (نامعلوم)، خود کو عالم باور کروانے والے اور جہلاء کی طرف سے کثرتِ فتاویٰ اور توجیہات ہیں، جس کی وجہ سے ایسے لوگوں نے بھی بیانات دینا شروع کر دیے ہیں جن کا علم سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے؛ خصوصی طور پر ایسے موضوعات پر جو کہ تمام دین کے ابواب میں سب سے عظیم ہیں اور وہ ہے، اسماء اور احکام کا باب؟ پس انہوں نے مسلمانوں کی تکفیر کی بلکہ بہترین مجاہدین کی تکفیر کی ہے۔ ان کے خون کو بہانا جائز قرار دیا اور یہ امور اگر ہم نے انہیں نظر انداز کر دیا تو یہ بڑھیس گے اور مزید پھیل جائیں گے۔ انہوں نے ہی جہاد کو نقصان پہنچایا اور جہاد کرنے والوں کی تصویر کو آلودہ کیا، اور تنبیہ یہ اس امت کے حاضر اور مستقبل کے لیے ایک شدید خطرہ ہے۔ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو ہم آج دیکھ رہے ہیں اس کا مقصد جہاد کو مسخ کرنا اور لوگوں کو اس سے دور بھگانا ہے اور یہ معاملہ فقط جہلاء اور مجہول افراد کے سامنے آنے اور کثرتِ فتاویٰ اور توجیہات دینے تک محدود نہ رہا بلکہ یہ حالات لوگوں کو صادقین اہل علم سے دوران کی حوصلہ کھٹی تک لے

گئے ہیں۔ علم کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے علماء کو امانت دار ٹھہرایا، پس اس معاملہ میں ان سے عدم رجوع کیا گیا ہے۔ پس یہ تمام حالات تو ان اہل علم پر اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں آستین چڑھا کر اپنے بھائیوں کو علم اور توجیہات سے روشناس کروائیں تاکہ احکام شریعت مجاہدین کے درمیان اجنبی نہ بن جائیں اور جو ان احکامات کو بیان کرے، انہیں مخرف ہونے اور منہج تبدیل کرنے کے الزامات سے بچایا جاسکے۔ اس معاملہ کو شجاعت سے بیان کیا جانا چاہیے۔ ہم خود کو خطا اور کوتاہی سے مبرا نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ہم سے جب غلطیاں سرزد ہوتی ہیں، تو ہم ان کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی درنگی اور اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور ہم اللہ کے رستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

اور آخر میں ایک اہم امر کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ بہت سے لوگ جو ہم سے محبت رکھتے ہیں انہوں نے ہم پر یہ گمان رکھ لیا تھا کہ ہم نے اپنے شیخ، امیر، حکیم امت، قائد المجاہدین، عالی مرتبت شیخ ابن الظواہری، اللہ ان کی حفاظت فرمائیں اور انہیں ظالمین کے حلق کا کاٹنا بنائے رکھیں (کو چھوڑ دیا ہے اور ہم نے ان کی عزت اور حرمت کی خاطر رد میں جواب نہیں دیا ہے۔ پس میں کہتا ہوں، ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم اس غفلت کا شکار ہو جائیں۔ بے شک رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو کوئی اپنے بھائی کی عزت و حرمت کا دفاع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے روز قیامت بچالیں گے“

لیکن ہمارے پاس بھی کوئی اختیار نہ تھا۔ شیخ نے اپنے بھائیوں کو حکم دیا تھا کہ وہ خاموش رہیں اور ان کی عزت و حرمت کے دفاع میں جواب نہ دیں اور وہ اس مشکل حالت میں فقط امت کی مصلحت کے حریص ہونے کے پیش نظر رہے اور اس چیز کی امید رکھی کہ اللہ تعالیٰ ہی اس معاملہ کو درست فرمادیں گے اور فتنہ ختم ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے قدر میں ان کی حسن نیت کے پیش نظر ہی خود ان کی حفاظت اور مدد فرمائی اور انہیں قوت بخشی۔ پس شیخ کی حالت وہی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[وما زاد الله عبدا بعفو إلا عزا]

”بندے کے معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں“

اے اللہ! امت کی سمت کو درست فرما دیجیے جس میں تیرے اطاعت گزار بندوں کو عزت نصیب ہو اور تیری نافرمانی کرنے والے ہزیمت سے دور چار ہوں۔

اے اللہ! تمام قیدی بھائیوں کو رہائی عطا فرمائیں اور انہیں حق پر ثبات قدم رکھیں۔ یا اکر الم الاکرمین!

اے اللہ! اپنے مجاہد بندوں کی ہر جگہ نصرت فرمائیں۔

اے اللہ! ان کی نصرت شام، صومالیہ، یمن، مصر، اسلامی مغرب اور اسی طرح عراق، افغانستان، چین، برما، کشمیر، ترکستان اور دیگر بلاد اسلام میں فرماد دیجیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین